

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ایک جماعت تھے۔ ہم نے طے کر لیا کہ مثلاً ظہر کی نماز آخر وقت میں ادا کریں گے۔ اب اذان پہلے وقت میں کہنا لازم ہے یا آخر وقت میں؟ اور کیا اذان کے بغیر ہماری نماز درست ہوگی۔

ابراہیم۔ ص

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جب آپ لوگ شہر میں ہوں تو آپ پر واجب ہے کہ مساجد میں جا کر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کریں۔ الایہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔ جیسے مرض وغیرہ۔ اگر عذر شرعی موجود ہو تو گھر میں ادا کی ہوئی نماز جائز ہے اور شہر میں شہر والوں کی اذان ہی کافی ہے ہاں! جب آپ صحرا ہوں تو نماز کا قیام (باجماعت) مشروع ہے اس صورت میں آپ پر واجب ہے کہ آپ اذان کیسا اور نماز باجماعت ادا کریں۔ کیونکہ علماء کے دو اقوال میں صحیح تر قول یہ ہے کہ اذان اور اقامت: فرض کفایہ ہے۔ نبی ﷺ نے مالک بن حویردا اور اس کے ساتھیوں سے فرمایا:

((إذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤتمم أكبركم))

”جب نماز کا وقت آجائے تو تمہارے لیے تم میں سے کوئی ایک اذان کہہ اور جو تم میں بڑا ہو وہ اقامت کرانے“

: اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے مالک بن حویرث اور اس کے ساتھی سے کہا:

((إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقمنا))

”جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہو اور نماز باجماعت ادا کرو“

اور اس لیے بھی کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں بلال رضی اللہ عنہ کو اور مکہ میں ابوحنزہ رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا اور انہیں دونوں کو نماز باجماعت میں اقامت کہنے کا حکم دیا۔ اور خود نبی ﷺ مدینہ میں ہمیشہ پانچوں نمازیں اذان اور اقامت سے ادا کرتے رہے۔ جو اذان اور اقامت کی فرضیت پر دلیل ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((صلوا كما ربهتموني أصلي))

”نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔“

رہا اول یا آخر وقت میں اذان کہنے کا معاملہ، جبکہ تم صحرا میں ہو تو اس معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت وسعت ہے۔ اول وقت پر اذان اور نماز اور اس میں جلدی کرنا افضل ہے اور اگر آپ اذان اور صلوٰۃ کو متوخر کر کے ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ادا کر لیں تو بحالت سفرا میں یہ سب حرج نہیں کیونکہ مسافر کے لیے یہ رخصت ہے کہ وہ سفر میں جمع کر لے۔ یہ جمع تقدیم۔ یہ بات مسافر کی سہولت اور آرام کے مطابق ہوگی۔

اور اگر وہ ظہر کے وقت سفر پر ہو تو افضل ہے کہ ظہر کو متوخر کر کے عصر کے ساتھ ادا کر لے جبکہ وہ زوال سے پہلے روانہ ہوا ہو اور جب مغرب سے پہلے آغاز کرے تو مغرب کو عشاء کے ساتھ ادا کرے۔ مگر جب وہ زوال کے بعد آغاز سفر کرے تو افضل یہ ہے کہ عصر کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ ادا کرے۔ اسی طرح اگر سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہو تو افضل یہ ہے کہ عشاء کو مقدم کر کے مغرب کے ساتھ ادا کرے۔ کیونکہ یہ بات نبی ﷺ سے ثابت ہے ہوا اس پر دلالت کرتی ہے۔

: اور بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتُوَّةٌ حَسِيَّةٌ ۚ ۲۱... الاحزاب

(نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔) (الاحزاب: ۲۱)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ

